

13835 - فتنہ کے وقت علیحدگی اختیار کرنے کا استحباب اور مسلمان کا اپنے دین پر چوف

سوال

میں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی ہے جسے بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کیا ہے لیکن میں اس کا معنی نہیں سمجھ سکا

حدیث بالمعنی یہ ہے (ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال اس کی بکریاں ہوں گی وہ فتنہ کی وجہ سے اپنے دین کو بچاتے ہوئے انہیں لے کر پہاڑوں کی طرف نکل جائے گا) گزارش ہے کہ آپ اس حدیث کے معنی کی وضاحت کریں -

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

حدیث کی شرح :

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں کئی ایک مقام پر نقل کیا ہے ان میں سے کتاب الفتن میں یہ حدیث نمبر- (7088) ہے جسے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے -

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال اس کی بکریاں ہوں جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور پانی کی جگہوں پر چلا جائے تاکہ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچائے) -

اور اسی طرح امام مسلم نے بھی صحیح مسلم میں ایسی ہی حدیث بیان کی ہے :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر پوچھنے لگا لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کہ اپنے مال اور جان کو لیکر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے

اس شخص نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو پہاڑوں کے درمیان گھاٹیوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو شرکی وجہ سے چھوڑ دے -

صحیح مسلم حدیث نمبر - (1888)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: (شعف الجبال) یعنی پہاڑوں کی چوٹیاں اور (شعب) جو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ گھاٹی ہو اسے کہتے ہیں -

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا صحیح مسلم کی شرح میں یہ قول ہے کہ: یہاں سے خاص طور پر نفس گھاٹی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد انفراد اور علیحدگی ہے اور شعب کو اس لئے ذکر کیا کہ وہ غالب طور پر لوگوں سے خالی ہوتی ہے - ا ہ

شرح صحیح مسلم للنووی جلد نمبر - (13 - صفحہ نمبر - 34)

تو یہ حدیث فتنوں کی کثرت کی بنا پر اپنے دین پر ڈرتے ہوئے اس سے بچنے کے لئے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے اور اوران کے ساتھ میل جول نہ رکھنے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے اس لئے کہ اگر اس نے لوگوں سے میل جول رکھا تو اپنے دین پر قائم نہیں رہ سکتا - وہ ان فتنوں کے سبب مرتد ہو جائے گا یا پھر حق سے ہٹ جائے گا یا شرک میں پڑ جائے گا اور یا پھر اس کے ارکان اور بنیادی اشیاء ترک دے گا وغیرہ -

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ:

یہ حدیث اس بات کی دلالت ہے کہ جو اپنے دین پر ڈرے اس کے لئے علیحدگی افضل ہے -

فتح الباری جلد نمبر - (13 - صفحہ نمبر - 42)

اور امام سندی نے نسائی کے حاشیہ میں کہا ہے کہ:

اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ فتنوں کے دنوں میں علیحدگی اختیار کرنا جائز بلکہ یہ افضل ہے - نسائی حاشیہ سندی جلد نمبر - (8 - صفحہ نمبر - 124)

اور دوسری حدیث جو ابھی ذکر کی گئی ہے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدگی اختیار کرنے والے مومن کو فضیلت میں مجاہد فی سبیل اللہ سے کچھ کم درجہ قرار دیا ہے -

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں کہا ہے کہ:

علیحدگی اختیار کرنے والوں اس لئے پیچھے ہے کیونکہ وہ جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے وہ گناہوں کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتا اور ہو سکتا ہے کہ یہ گناہ اس کی ان نیکیوں سے زیادہ ہو جائیں جو کہ اسے لوگوں کے میل جول کی وجہ سے حاصل ہوں۔

لیکن علیحدگی کی فضیلت فتنوں کے وقت کے ساتھ خاص ہے۔ ا۔ھ

دیکھیں فتح الباری جلد نمبر۔ (6۔ صفحہ نمبر۔ 6)

اور فتنوں کے وقت کے علاوہ مسلمان کا اپنے دین کو بچانے کے لئے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔

جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس وقت لوگوں سے اختلاط اور میل جول رکھنا علیحدگی اختیار کرنے سے بہتر ہے اور ان کے دلائل یہ ہیں :

1۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سب انبیاء علیہم السلام کا یہی حال تھا اور جمہور صحابہ ا کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح تھے۔

دیکھیں شرح مسلم للنووی رحمہ اللہ تعالیٰ جلد نمبر۔ (13۔ صفحہ نمبر۔ 34)

2۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے :

(وہ مومن جو کہ لوگوں سے میل جول اور اختلاط رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر اور اجر میں بڑا ہے جو کہ لوگوں سے میل جول اور اختلاط نہیں رکھتا اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا)۔

سنن ترمذی حدیث نمبر۔ (5207) سنن ابن ماجہ۔ (2 / 493) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی حدیث نمبر۔ (2035) میں صحیح کہا ہے۔

امام سندی نے سنن ابن ماجہ پر اپنے حاشیہ میں کہا ہے کہ :

(حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لوگوں سے میل جول اور تعلق رکھنے والا اور اس پر صبر کرنے والا علیحدگی اختیار کرنے والے سے افضل و بہتر ہے)

ابن ماجہ حاشیہ سندی۔ (2 / 493)

اور امام صنعانی نے سبل السلام میں کہا ہے کہ :

(اس حدیث میں اس کی فضیلت ہے جو کہ لوگوں سے ایسا میل جول رکھتا ہے جس میں وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتا رہے اور ان سے معاملات میں بھی اچھا سلوک کرے تو وہ اس سے افضل ہے جو کہ علیحدگی اختیار کرتا اور اس میل جول پر صبر نہیں کر سکتا ۔ ا ہ)

دیکھیں سبل السلام للصنعانی ۔ (4/416)

3۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص پہاڑوں کے درمیان گھاٹی میں سے گزرا چہاں پر میٹھے پانی کا چشمہ تھا جو کہ اسے اچھا لگا تو وہ کہنے لگا: اگر میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے اس گھاٹی میں رہوں لیکن میں یہ کام اس وقت نہیں کروں گا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں تو اس نے اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں رہنا اس کے گھر میں نماز پڑھنے سے ستر برس بہتر اور افضل ہے کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے ؟ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اونٹنی کے دودھ دھونے کے درمیانی وقفے کے برابر بھی قتال و جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی ۔)

سنن ترمذی حدیث نمبر۔ (1574) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر۔ (1348) میں اسے حسن فرار دیا ہے ۔

4 ۔ مسلمان کا لوگوں سے میل جول کی وجہ سے شرعی مصلحتیں حاصل ہوتی ہیں جو کہ بہت نفع بخش ہیں مثلاً اسلامی اشعار کا قیام ، مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ، انہیں خیر و بھلائی پہنچانا ، ان کا تعاون و مدد کرنا وغیرہ ، جمعہ اور نماز جنازہ میں حاضر ہونا ذکر و انکار اور وعظ و نصیحت کی مجالس میں حاضری اور بیمار کی تیمارداری کرنا وغیرہ ۔۔۔۔

دیکھیں فتح الباری ۔ (13/ 43) ۔ اور شرح مسلم للنووی ۔ (13/34)

اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رحمتیں نازل فرمائے آمین ۔

واللہ اعلم ۔